بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخ کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 ستمبر 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کچھ عرصہ پہلے غزوۂ بدر کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق میں واقعات بیان کیے تھے۔ آج بدر کے حوالے سے ہی بعض متعلقہ واقعات پیش کروں گا جن کا تاریخ میں ذکر ہے اور جاننا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ پہلے خطبات میں ذکر ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک میدان بدر میں مقیم رہے اور تیسرے روز آپؐ نے سواریوں کے کجاوے کسنے کا ارشاد فرمایا۔

میدان بدر سے ہی آپؐ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ کو مدینے کی جانب بدر کی فتح کی خوشخبری کا پیغام دیتے ہوئے بھیجا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا۔

اس فتح نصیب قافلے میں قریش مکہ کے ستر قیدی بھی ساتھ تھے۔ کتب تاریخ میں مذکور ہے کہ ان میں سے دو قیدیوں نَضر بن حارِث اور عُقبہ بن اَبی مُعَیط کو جنگی جرائم کے تحت راستے میں ہی قتل کر دیا گیا لیکن اس پر سب تاریخ دانوں کا اتفاق نہیں ہے۔ علامہ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام صَفراء پر پہنچے تو نَضر بن حارِث کو حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا۔ ان کی بہن نے اپنے بھائی کی موت پر کچھ اشعار کہے۔ رسول اللہ ﷺ کو ان اشعار کا علم ہوا تو آپؐ بہت روئے اور فرمایا کہ اگر یہ اشعار نَضر کے قتل سے پہلے مجھ تک پہنچتے تو میں اُس کو معاف کر دیتا۔ بعض سیرت نگار اس کی تردید کرتے ہیں اور بعض اس واقعہ کی ہی تردید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں ذکر کیا ہے کہ بعض مؤرخین نے قید ہونے والے رؤساء میں عُقبہ بن اَبی مُعَیط کا نام بھی بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ حالت قید میں قتل کیا گیا تھا مگر یہ درست نہیں ہے۔ حدیث اور تاریخ میں نہایت صراحت کے ساتھ یہ وضاحت آتی ہے کہ عُقبہ بن اَبی

مُعَیط میدان جنگ میں قتل ہوا تھا اور اُن رؤسائے مکہ میں سے تھا جن کی لاشیں ایک گڑھے میں دفن کی گئی تھیں البتہ نَضر بن حارِث کا قتل ہونا اکثر روایات سے ظاہر ہوتا ہے اور اس کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مکہ میں بے گناہ مسلمانوں کے قتل کے براہ راست ذمہ دار تھے لیکن یہ یقینی ہے کہ اگر کوئی شخص قتل ہوا تو وہ نَضر بن حارِث تھا جو قصاص میں قتل ہوا۔

غزوۂ بدر میں مشرکین کے بڑے بڑے سرداروں سمیت ستر کفار مارے گئے اور ستر ہی قیدی بنائے گئے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ نے بدر کے دن ایک سو چالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا یعنی ستر قیدی اور ستر مقتول ہوئے۔

صحابہ کرام ان قیدیوں سے بہت حسن سلوک سے پیش آتے تھے اور ان میں سے کچھ خوش نصیب قیدی ایسے تھے جو اسلام کی تعلیمات اور صحابہ کے اخلاق سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے تھے۔ ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ عباس بن عبد المطلب، عقیل بن ابی طالب، نوفل بن حارث، ابو العاص بن ربیع، ابو عزیز، خالد بن ہشام، ابو وداعہ بن سہمی، عبد اللہ بن ابی بن خلف جمحی، وہب بن عمیر جمحی، سہیل بن عمرو عامری۔ ان سب نے اپنا فدیہ ادا کر کے اسلام قبول کر لیا تھا۔

بدر کی جنگ کے ساتھ ایک تعلق رومی سلطنت کی فتح کا بھی ہے۔ رومی سلطنت کی فتح کی ہی بابت آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی تھی اور اس کا تعلق جنگ بدر سے بھی ہے اس لئے یہاں اس کا بیان بھی مناسب ہے۔ نبوت کے پانچویں سال میں سورہ روم نازل ہوئی جس میں رومی سلطنت کے غلبہ کی بابت پیشگوئی کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں تو حضرت ابو بکر صدیقؓ مکہ کے اطراف میں ان آیات کو پڑھتے ہوئے اعلان کرنے لگے کہ الم۔ غُلِبَتِ الرُّومُ۔ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ۔ فِي بِضْعِ سِنِينَ یعنی میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ اہل روم مغلوب کیے گئے۔ قریب کی زمین میں۔ اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر ضرور غالب آجائیں گے۔ تین سے نو سال کے عرصہ تک۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جب اہل فارس اور اہل روم کے درمیان جنگ ہوئی تو مسلمان اہل روم کی فتح کو پسند کرتے تھے کیونکہ وہ اہل کتاب تھے۔ جبکہ کفار قریش اہل فارس کی فتح کو پسند کرتے تھے کیونکہ وہ مجوسی تھے۔ اس بات پر حضرت ابو بکرؓ اور ابو جہل کے درمیان شرط لگ گئی اور پانچ سال کی مدت رکھی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں بضع کا لفظ ہے اور بضع تو نو برس یا سات برس پر اطلاق پاتا ہے۔ پس مدت کو بڑھا دو۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اہل روم غالب آگئے۔ شعبی کہتے ہیں کہ اس وقت شرط لگانا حلال تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن واقعات کی پیشگوئی کی ہے ان میں ایک صاف اور صریح اور معرکۃ الآراء غلبہ روم کی پیشگوئی تھی۔ عرب کے دونوں اطراف میں فارس اور روم کی حکومتیں قائم تھیں۔

دونوں میں مدت سے معرکہ جاری تھا۔ بعثت نبوی کے پانچویں سال ۶۱۴ء میں دونوں میں ایک خونریز جنگ ہوئی۔ سلطنت روما کے پُرزے اڑ گئے۔ خلاف توقع جنگ کا نتیجہ نکلا۔ کفار نے مسلمانوں کو طعنہ دیا کہ اگر تم ہم سے لڑتے تو ہم بھی غالب ہوتے۔ اُس وقت رومیوں کی افسوسناک حالت تھی۔ خزانہ خالی تھا۔ فوج منتشر تھی۔ ملک میں بغاوت تھی۔ ہرقل ایسا عیاش بادشاہ تھا جو کسی قابل نہ تھا۔ رومیوں کو باج ادا کرنے کی شرمناک شرائط رکھی گئیں کہ سونا، چاندی، ریشم کے تھان اور ایک ہزار کنواری لڑکیاں اُن کے حوالے کی جائیں۔ رومیوں کی کمزوری کی یہ حالت تھی کہ انہوں نے ان شرمناک شرائط کو قبول کر لیا۔ ایران کے مغرور شہنشاہ خسرو نے کہا کہ مجھے یہ سب نہیں چاہیے بلکہ ہرقل زنجیروں میں بندھا ہوا میرے تخت کے نیچے چاہیے اور وہ سورج دیوتا کے آگے سر جھکائے گا تو صلح قبول کروں گا۔

لکھنے والے نے یہ لکھا ہے کہ کارزار عالم کا یہ نقشہ تھا کہ معرکہ جنگ سے بہت دُور خشک اور بنجر زمین کی سُنسان پہاڑی سے ایک شہزادہ امن نمودار ہوا اور واقعات عالم کے بالکل خلاف غلبہ روم کی پیشگوئی فرمائی۔ لکھنے والے نے لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی، واقعات کے لحاظ سے اس قدر مستبعد اور ناقابل یقین تھی یعنی بہت دور کی بات لگتی تھی یہ کہ کفار نے اس کے صحیح ہونے کی صورت میں کئی اونٹوں کے ہارنے کی مسلمانوں سے شرط لگائی۔ اب مسلمانوں اور کافروں کو بڑی شدت سے واقعات کے پہلو کا انتظار تھا۔ آخر چند سال بعد دنیا نے خلاف امید پلٹا کھایا۔

تاریخِ زوال روم کا مشہور مصنف اور مؤرخ ایڈورڈ گبن ہرقل کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ شہنشاہ روم اپنے آخری ایام میں نامرد تماشائی تھا۔ ہرقل کی طبیعت میں اس فوری انقلاب اور واقعات کی رو سے اس حیرت ناک تغیر اور اس کے اسباب کی تفصیل میں تاریخ روم کے مصنفین نے عجیب عجیب باتیں پیدا کی ہیں لیکن گبن لکھتا ہے کہ انہیں کیا معلوم کہ اس خونی معرکہ سے دور ایک پیغمبرانہ ہاتھ رومیوں کی مدد کے لئے دراز تھا اور وہی اس انقلاب اور تغیر کا سب سے بڑا روحانی سبب تھا۔ مستدرک اور جامع ترمذی میں ہے خود اس نے کوٹ کیا ہے کہ روم و فارس کی جنگ جب شروع ہوئی تو مشرکین ایرانیوں کے طرفدار تھے کیونکہ وہ بھی بت پرست تھے اور مسلمان رومیوں کے طرفدار تھے کیونکہ وہ اہل کتاب تھے۔۔ دفعتاً ۶۲۱ء میں ہرقل میدان جنگ کا سیزر بن گیا۔ عرب کے نبی اُمّی کی پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ عین اس وقت جب مسلمانوں نے بدر کی جنگ میں کفار کو شکست دی تو رومیوں نے ایرانیوں کو شکست دی۔

بعض نوجوان اور جوانی میں قدم رکھنے والے بچے مجھے خط لکھتے ہیں کہ کس طرح پتا چلے کہ اسلام سچا مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سچے نبی ہیں۔ یہاں کے ماحول نے ان پر یہ اثر ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ ان کو اسلام کی سچائی پر شک پڑنے لگ گیا ہے۔ انہیں غیروں کے اظہار اور قرآن کی پیشگوئیوں کو دیکھنا

چاہیے۔ والدین خود بھی پڑھیں اور بچوں کو بھی پیشگوئیاں دکھائیں کہ کس طرح یہ اسلام کی سچائی پر دلیل ہیں۔ والدین کو بھی اور نوجوانوں کو بھی اپنے علم کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ صرف سوال کر دینا کافی نہیں ہے۔ سوال کرنا ہے تو خود بھی علم حاصل کریں۔ ہماری تنظیموں کو بھی اس بارے میں علم دینا چاہیے۔

تاریخ کی مطابقت سے یہ ثابت ہے کہ ۶۰۹ء میں آپؐ کی بعثت ہوئی۔ ۶۱۰ء سے روم اور فارس کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی۔ ۶۱۳ء میں اعلان جنگ ہوا۔ ۶۱۴ء سے رومیوں کی شکست کا آغاز ہوا۔ ۶۱۶ء میں رومی شکست تکمیل کو پہنچ گئی۔ ۶۲۲ء سے رومیوں نے پھر حملہ شروع کیا۔ ۶۲۳ء سے ان کی کامیابی کا آغاز ہوا۔ ۶۲۵ء میں ان کی فتح تکمیل کو پہنچ گئی۔ اس ترتیب سے دیکھیں تو اس پیشگوئی کی خوبی یہ ہے کہ آغاز شکست سے آغاز فتح تک جوڑیں تو بھی نو برس ہوتے ہیں اور اگر انجام شکست سے آغاز فتح تک جوڑیں تو بھی نو برس ہوں گے۔ اس فتح کے بعد پھر ہرقل وہی سست اور عیاش قیصر بن گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دست قدرت نے چند سال کے واسطے اس کے دماغ کو بیدار کیا اور پیشگوئی کے بعد عیش و غفلت کے بستر پر سلا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایرانی لوگ مشرک تھے اور قیصر روم موحد تھا اور مسیح کو ابن اللہ نہیں مانتا تھا۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

پھر فرمایا اب غور کر کے دیکھو کہ یہ کیسی حیرت انگیز اور جلیل القدر پیشگوئی ہے ایسے وقت میں یہ پیش گوئی کی گئی جب مسلمانوں کی کمزور اور ضعیف حالت خود خطرے میں تھی نہ کوئی سامان تھا نہ طاقت تھی ایسی حالت میں مخالف کہتے تھے کہ یہ گروہ بہت جلد نیست و نابود ہو جائے گا مدت کی قید بھی اس میں لگا دی اور پھر یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ کہہ کر دوہری پیشگوئی بنا دی یعنی جس روز رومی فارسیوں پر غالب آئیں گے اسی دن مسلمان بھی بامراد ہو کر خوش ہوں گے چنانچہ جس طرح یہ پیشگوئی کی تھی اسی طرح بدر کے روز یہ پوری ہوگئی ادھر رومی غالب آئے اور ادھر مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ ابھی چلے گا باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

حضور انور نے آخر میں مکرم فراس علی عبد الواحد صاحب یوکے کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ.